سوال

(06) مصارف زکوۃ کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مبین میں جو مصارف زکوۃ بیان کیےگئے ہیں برائے مہربانی ان کی تفصیل سے وضاحت کریں؟ نیز آج کل کے دور میں ان مصارف کو کیسے تلاش کیا جائے؟ غیر مذہبی، سماجی فلاحی ادارے، جیسے شوکت خانم، ایدھی، سہارا ٹرسٹ وغیرہ، ایسے اداروں کو زکوۃ دینا کیسا ہے؟ کیا ان کے بجائے اگر کسی مدرسے کو زکوۃ دی جائے تو کیا وہ زیادہ افضل ہے؟ قرآن سنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن پاک میں زکوۃ کے حسب ذیل آٹھ مصارف بیان کیےگئے ہیں۔

إِنَّمَا الصَّدَقـٰتُ لِلفُقَراءِ وَالمَسـٰكينِ وَالعـٰمِلينَ عَلَيها وَالمُؤَلَّفَةِ قُلوبُهُم وَفِى الرِّقابِ وَالغـٰرِمينَ وَفى سَبيلِ اللَّهِ وَابنِ السَّبيلِ ۖ فَريضَةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَليمٌ حَكيمٌ ٦٠ سورة التوبة

1. فقراء

2. مساکین

3. عاملین (زکوۃ وصول کرنے والے اگرچہ وہ صاحب ثروت ہوں۔

4. مولفہ القلوب (یعنی نو مسلم موجودہ زمانے میں اگر نو مسلم محتاج ہوں تبھی وہ صحیح مصرف زکوۃ ہیں ورنہ نہیں۔

5. غلام

6. قرض دار

7. مجاہد فی سبیل اللہ

8. مسافر

اگرچہ ان مذکورہ اداروں کو بھی زکوۃ دی جا سکتی ہے، مگر مجھے ان کی شفافیت اور خلوص پر تحفظات ہیں، یہ ادارے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ کافروں سے بھی مدد حاصل کرتے ہیں اوراپنے مخصوص مقاصد کو پروان چڑھارہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بجائے دینی مدارس کو زکوۃ دینا افضل عمل ہے، کیونکہ اس وقت یہی اسلام کے حقیقی قلعے ہیں، اور پوری کافر دنیا ان کو بند کرنے کے درپے ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص19

محدث فتویٰ